اُدۡعُ اِلٰی سَبِیۡلِ رَبِّکَ بِالۡحِکۡمَۃِ وَ الۡمَوۡعِظَۃِ الۡحَسَنَۃِ ﴿القرآن﴾

اِنَّ اللّٰہَ ہُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الۡقُوَّۃِ الۡمَتِیۡنُ

﴿القرآن﴾

کونین کو رزق عطا کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے

رک جائے اگر مادرِ حسنین کی چکی

کونین کو پھر رزق عطا کون کرے گا؟

کی شرعی حیثیت

نذیر احمد سیالوی عفی اللہ تعالیٰ عنہ

جامعہ محمدیہ معینیہ

عمر ٹاؤن جڑانوالہ روڈ فیصل آباد سٹی، پاکستان

03008092933

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

عقیدہ اور عمل کی صحت بندۂ مومن کے لیے نہایت اہم ہے۔

صراطِ مستقیم پر ثابت قدمی اللہ تعالیٰ کی خاص توفیق اور فضل وکرم سے نصیب ہوتی ہے۔اس نے اپنی رحمت سے اہل سنت کو عقائد حقہ اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔وہ توحید ورسالت آخرت اور جملہ عقائد میں قرآن وحدیث کو حرفِ آخر جانتے ہیں اور صراطِ مستقیم سے انحراف کو ضلالت اور گمراہی یقین کرتے ہیں۔وہ تمام صحابہ کرام اہل بیت عظام وغیر اہل بیت کا احترام اور تعظیم بھی لازم اور ضروری جانتے ہیں۔اور اس کا خلاف صراطِ مستقیم سے محرومی ہے وہ غلو اور افراط کو ہرگز جائز نہیں سمجھتے بلکہ کتاب وسنت کی اتباع لازم جانتے ہیں۔جبکہ کچھ لوگ خواہش کی پیروی میں کتاب وسنت کی مخالفت کررہے ہیں۔

بفضلہٖ تعالیٰ حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سچی عظمت اور شان نہایت بلندو بالا ہے اس کے باوجود کچھ لوگ آپ کے بارے میں قرآن وحدیث کے خلاف سراسر افراط اور غلو کرنے کو اہل بیت کرام علیہم الرضوان سے محبت کے لیے ضروری سمجھ رہے ہیں اور اہل اسلام میں محض گمراہی پھیلانے کے لیے اسلامی عقائد ونظریات کی جگہ غیر اسلامی عقائد ونظریات کی تبلیغ میں مصروفِ عمل ہیں۔

یہ شعر:

رک جائے اگر مادرِ حسنین کی چکی

تو کونین کو پھر رزق عطا کون کرے گا؟

بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

اس میں ضروریاتِ دین متین کے خلاف شاعر کی بے باکی روز روشن کی طرح واضح

ہے۔اس کے باوجود کچھ لوگ اس شعر کو اسلام کے عین مطابق قرار دینے پر بضد ہیں،تو زیرنظر تحریر ایسے لوگوں کو قرآن وحدیث کے مطابق عقائد ونظریات اور قبولِ حق کی دعوت دینے کے لیے ہے اور اگر علانیہ توبہ اور رجوع نہ کریں جیسا کہ تقریراًاور تحریراًعلانیہ اس کی تائید اور تصدیق وتصویب کی ہے تو یہ اتمام حجت ہے اس کے بعد ان کا کوئی عذر نہ ہوگا۔علانیہ توبہ اس لیے کہ اس شعر کی تائیداور حمایت علانیہ کی ہے۔اللہ تعالیٰ اس تحریر کو شرفِ قبولیت عطا فرما کر صراطِ مستقیم پر استقامت کا ذریعہ بنائے۔آمین یارب العالمین۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ و السلام علی سید المرسلین و علی اٰلہ و اصحابہ اجمعین۔

رزق، رَزَّاق اور رَازِق کی مختصر تفسیر اور تشریح

عظیم امام مفسر علامہ حسین بن محمد المعروف امام راغب اصفہانی متوفی ۵۰۲ھ لغتِ قرآن کی عظیم اور مستند کتاب المفردات فی غریب القرآن **میں رقمطراز ہیں۔**

رزق : الرزق یقال للعطاء الجاری تارۃً د نیویًا کان ام اخرویاً و للنصیب تارۃً ولما یصل الی الجوف و یتغذی بہ تارۃً۔ یقال اعطی السلطان رزق الجند (الی ان قال) وقال فی العطاء الا خروی " وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ "ای یفیض اللہ علیهم النعم الاخروية ۔و کذالک قوله : "وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا" قوله: "اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ "فهذا محمول علی العموم۔

والرازق یقال لخالق الرزق و معطیه و المسبب له و هو اللہ تعالٰی و یقال ذالک للانسان الذی یصیر سبباً فی وصول الرزق

والرزاق لا یقال الا اللہ تعالٰی

(المفردات فی غریب القرآن: ص 194)

ترجمہ:

رزق عطاء جاری کے لیے بولا جاتا ہے: دنیوی عطا ہو یا اخروی۔ اور نصیب اور حصہ کے لیے بھی کبھی بولا جاتا ہے۔ اور اس چیز کے لیے بھی جو پیٹ میں پہنچتی ہے اور بطور غذا

استعمال کی جاتی ہے ۔کہا جاتا ہے بادشاہ نے لشکر کا رزق دیا(یعنی کھانے پینے کی اشیاء دیں)۔(تا)اور عطاء اخروی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا الآیۃ اوران لوگوں کومردہ گمان نہ کرو جواللہ کی راہ میں قتل کیے گئے ہیں بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں انہیں رزق دیا جاتا ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ ان پر اخروی نعمتوں کا فیضان جاری فرماتا ہے۔

اوراسی طرح قول باری تعالیٰ: ''وَ لَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّ عَشِيًّا '' اوران کے لیے ان کا رزق ہے جنت میں صبح اور شام ۔اور اللہ تعالیٰ کا فرمان :''اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ '' بیشک اللہ تعالیٰ ہی رزاق (بڑارزق دینے والا) قوت والا ہے۔تو یہ عموم پر محمول ہے (یعنی ہر قسم کا رزق عطا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے وہ دنیوی رزق ہو یا اخروی)اور رازق: خالقِ رزق (رزق پیدا کرنے والا)اور معطیِ رزق (رزق عطا کرنے والا)اورمسببِ رزق (رزق کا سبب بنانے والا ،رزق کا سبب پیدا کرنے والا) کے لیے بولا جاتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ ہے اور رازق اس انسان کے لیے بھی بولا جاتا ہے جو وصولِ رزق (رزق پہنچنے)میں سبب ہوتا ہے۔اوررزاق صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے بولا جاتا ہے۔

اقول وباللہ التوفیق، بحمداللہ تعالیٰ

لغتِ قرآن کریم کی عظیم اور مستند کتاب میں اس مسئلہ کی وضاحت اورتصریح کی گئی ہے کہ رزاق اللہ تعالیٰ کے اسماءِ مختصہ سے ہے صرف اللہ تعالیٰ کے لیے بولا جاتا ہے۔(اختصار کے پیش نظر صرف ایک کتاب سے تصریح نقل کی ہے ورنہ اس پر اجماع ہے)اور رزاق عموم پر محمول ہے یعنی ہر قسم کا رزق ، دنیوی ہو یا اخروی،عطا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اوراس امر کی تصریح بھی ہے کہ: خالقِ رزق اور معطیِ رزق اور مسبِّبِ رزق یعنی رزق پیدا

کرنے والا، رزق عطا کرنے والا، رزق کے اسباب بنانے والا اور اسباب پیدا کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے۔اور رازق اس معنی میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے لیے نہیں بولا جاتا۔اگر کسی انسان کے لیے رازق کا لفظ بولا جائے تو اس کا معنی ہے: وصولِ رزق میں سبب۔اس کا معنی رزق عطا کرنے والا ہر گز نہیں ہے۔ان تصریحات سے روز روشن کی طرح واضح ہے کہ جب رزاق اور خالقِ رزق اور معطیِ رزق (رزق عطا کرنے والا) اور مسبِّبِ رزق صرف اللہ تعالیٰ ہے۔تو رزق عطا کرنے والا، کائنات کو رزق عطا کرنے والا کونین کو رزق عطا کرنے والا مخلوقات کو رزق عطا کرنے والا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں کہہ سکتے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی صفاتِ مختصہ سے ہے۔کسی دوسرے کے لیے ان صفات کا اطلاق اور استعمال کرنا اسے الٰہ اور معبود قرار دینے کے مترادف ہے۔۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو خالقِ رزق اور مسبِّبِ رزق کہنا اسے الٰہ اور معبود ماننا ہے۔نعوذ باللہ من ذالک

ضروری تنبیہ:

جب مطلق ''رزق عطا کرنے والا'' بولا جائے تو اس سے مراد حقیقتاً عطا کرنے والا ہی ہوتا ہے اس لیے اس کے ساتھ عبارت میں حقیقتاً کی قید بڑھانے اور حقیقتاً رزق عطا کرنے والا کہنے کی ضرورت ہر گز نہیں ہے۔نہ اردو محاورات میں اور نہ ہی عربی میں۔اسی لیے حضرت امام راغب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''والرازق یقال لخالق الرزق و معطیه و مسبب له و هو الله تعالی''

ترجمہ:

اور رازق: خالقِ رزق اور معطیِ رزق اور مسببِ رزق کے لیے بولا جاتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ ہے۔

اور ''معطیه '' کے ساتھ حقیقتاً کی قید کا اضافہ کرکے'' معطیه حقیقتاً ''نہیں لکھا۔اور ایسے ہی اردو میں یہ کہنا کہ: اللہ تعالی رزق عطا کرنے والا ہے اللہ تعالیٰ کی صفت اور شان کے بیان میں یہ جملہ کاملہ اور کلام تام ہے اوراس کے ساتھ حقیقتاً کا اضافہ کرکے''اللہ تعالیٰ حقیقتاً رزق عطا کرنے والا ہے'' کہنے کی حاجت اور ضرورت ہرگز نہیں ہے۔

اور چونکہ اللہ تعالیٰ ہی خالقِ رزق اور معطیِ رزق (رزق عطا کرنے والا) اور مسبِّبِ رزق ہے اس لیے فرمایا:'' وَ اللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ '' کیونکہ جو انسان وصولِ رزق میں سبب ہوتا ہے اگر چہ اس کے لیے بھی رازق کا لفظ بول لیا جاتا ہے اور یہ بات بھی واضح ہے کہ بہت سارے انسان رزق پہنچنے میں اسباب ہیں اور یہ امر بھی قطعی اور یقینی ہے کہ ان تمام رازقین سے خیر اور افضل وہ ذات قدسیہ ہے جو خالقِ رزق اور معطیِ رزق (رزق عطا کرنے والا)اور مسبِّبِ رزق ہے یعنی اللہ تعالیٰ۔اس لیے کہ دوسرے تو وصولِ رزق میں صرف اسباب ہیں۔اس لیے فرمایا:'' وَ اللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ '' یعنی وہ رازقین جو رزق پہنچنے میں محض اسباب ہیں اللہ تعالیٰ ان تمام سے افضل اور بہترین رازق ہے، جو رزق پیدا کرنے والا ہے اور رزق عطا کرنے والا اور رزق کا مسبِب ہے۔

جب صرف خیر الرازقین ہی خالقِ رزق ،معطیِ رزق(رزق عطا کرنے والا) اور مسببِ رزق ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ ہی کی صفات اور شانیں ہیں تو مخلوق میں سے کسی کے لیے ان تمام صفات کا یا بعض کا اثبات قرآن وحدیث کی تکذیب اور انکار ہے۔ نعوذ بالله من ذالک۔

اب قرآن کریم سے مزید کچھ دلائل ملاحظہ کریں کہ مخلوقات کو رزق عطا کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے۔اللّٰهم اهدنا الصراط المستقيم

قرآن کریم سے دلائل کہ کونین کورزق عطا کرنے والاصرف اللہ تعالیٰ ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للہ رب العالمین و الصلوۃ و السلام علی رسولہ الکریم وعلی الہ و اصحابہ اجمعین۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں یہ عقیدہ ضروریاتِ دین اسلام سے ہے کہ رزاق صرف اللہ تعالیٰ کی ذات مبارکہ ہے ہر عالم میں مخلوق کورزق عطافرمانے والا اللہ جل وعلا ہی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَ مَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَ الۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ ﴿56﴾ مَاۤ اُرِیۡدُ مِنۡھُمۡ مِّنۡ رِّزۡقٍ وَّ مَاۤ اُرِیۡدُ اَنۡ یُّطۡعِمُوۡنِ ﴿57﴾ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الۡقُوَّۃِ الۡمَتِیۡنُ ﴿58﴾ (الذاریات)

ترجمہ:

اور میں نے جن اور انسان صرف اسی لیے پیدا کیے ہیں کہ میری عبادت کریں۔ میں ان سے کسی رزق کا ارادہ نہیں کرتا اور نہ یہ ارادہ کرتا ہوں کہ مجھے کھانا دیں (میری مخلوق کے لیے)۔ بیشک اللہ ہی بڑا رزق دینے والا قوت والا قدرت والا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الۡقُوَّۃِ الۡمَتِیۡنُ

بیشک اللہ تعالیٰ ہی رزاق ہے۔ رزاق اللہ تعالیٰ کے اسماءِ مختصہ سے ہے۔ مخلوق میں سے کسی کو رزاق نہیں کہہ سکتے اس لیے کہ حقیقتاً رزق عطا کرنے والا وہی ہے جو رزق پیدا کرنے والا ہے اور خالق صرف اللہ تعالیٰ ہے لہذا رزاق بھی صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

دوسرے مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا الآیة

(سورۃ ھود: آیۃ6)

ترجمہ:

اور زمین پر چلنے والا کوئی نہیں مگر اس کا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے۔

اس آیت مبارکہ میں یہ حقیقت واضح کر دی گئی ہے کہ سب کا رزق اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہِ کرم پر لیا ہے۔ صرف وہی تمام مرزوقین کو رزق عطا کرنے والا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ

(سورۃ فاطر: آیۃ **3**)

ترجمہ:

اے لوگو! اپنے اوپر اللہ کی نعمت یاد کرو، کیا اللہ کے سوا بھی کوئی خالق ہے جو آسمان اور زمین سے تمہیں رزق عطا کرتا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو تم کہاں بھٹکتے پھرتے ہو۔

اس آیت مبارکہ سے روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ آسمان وزمین سے رزق عطا کرنا صرف خالق کی شان ہے۔

قال اللہ تعالیٰ:

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ قُلِ اللّٰهُ الآیۃ۔

(السباء: آیۃ**24**)

ترجمہ:

تم فرماؤ کون تمہیں رزق عطا کرتا ہے آسمانوں اور زمین سے؟ تم (خود ہی) کہہ دو اللہ۔

قال اللہ تعالٰی:

اَللّٰهُ الَّذِىۡ خَلَقَكُمۡ ثُمَّ رَزَقَكُمۡ ثُمَّ يُمِيۡتُكُمۡ ثُمَّ يُحۡيِيۡكُمۡ هَلۡ مِنۡ شُرَكَآئِكُمۡ مَّنۡ يَّفۡعَلُ مِنۡ ذٰلِكُمۡ مِّنۡ شَىۡءٍ سُبۡحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ (الروم: آیۃ **40**)

ترجمہ:

اللہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں رزق عطا فرمایا پھر تمہیں مارے گا پھر تمہیں زندہ کرے گا۔ کیا تمہارے شریکوں میں بھی کوئی ایسا ہے جو ان کاموں میں سے کچھ کرے؟ وہ پاک ہے اور برتر ہے ان تمام سے جنہیں وہ شریک ٹھہراتے ہیں۔

اس آیت کریمہ میں اس حقیقت کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی تمہارا خالق اور رازق (رزق عطا کرنے والا) ہے اور وہی موت وحیات دینے والا ہے۔ (حقیقتاً محیی وممیت اللہ تعالیٰ ہی ہے) یہ تمام صفات معبود کی ہیں اے مشرکین کیا تمہارے شرکاء میں بھی کوئی ایسا ہے جو ان کاموں میں سے کچھ کرے؟ جب ان میں کوئی ایسا نہیں ہے تو انہیں اللہ تعالیٰ کا شریک اور الٰہ قرار دینا غلط ہے۔ اس آیت مبارکہ سے روز روشن کی طرح واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کے بارے میں بھی یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ کونین کو رزق عطا کرتا ہے اور اس کے سوا کونین کو رزق عطا کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ اسے الٰہ اور معبود قرار دینے کے مترادف ہے اور اسے خدا ماننا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو کونین کا خالق قرار دینا اسے الٰہ اور معبود اور خدا ماننا ہے

۔نعوذ باللہ من ذالک ثم نعوذ باللہ من ذالک کیونکہ یہ چاروں صفات ذاتیہ (خالق، رازق، محیی، ممیت) معبود برحق اللہ رب العزت کی ہیں۔

قال اللہ تعالیٰ:

وَ كَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَ اِيَّاكُمْ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (العنکبوت: آیۃ 60)

ترجمہ:

اور زمین پر چلنے والے کتنے ہی ہیں جو اپنا رزق ساتھ نہیں اٹھاتے االلہ رزق دیتا ہے انہیں اور تمھیں۔ اور وہ سننے والا علم والا ہے۔

اس آیت مبارکہ میں اس حقیقت کا بیان ہے کہ سب کو رزق عطا کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

قال اللہ تعالیٰ:

اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ وَ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

(النمل: آیۃ 64)

ترجمہ:

یا وہ جو خلق کی ابتدا فرماتا ہے پھر اسے دوبارہ بنائے گا اور وہ جو تمہیں آسمان اور زمین سے رزق عطا کرتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے؟ تم فرماؤ کہ تم اپنی دلیل لاؤ اگر تم سچے ہو۔

اس آیت مبارکہ میں بھی اس حقیقت کا بیان ہے کہ خلق کی ابتدا فرمانا (یعنی پہلی بار

پیدا کرنا) پھر دوبارہ زندہ کرنا اور آسمان و زمین سے تمہیں رزق عطا فرمانا یہ سب معبود برحق، ذاتِ باری تعالیٰ کی شانیں ہیں (اور ان میں سے کوئی شان کسی دوسرے کے لیے ثابت ماننا اسے اللہ تعالیٰ کے ساتھ معبود اور الٰہ ماننا ہے)

قال اللہ تعالیٰ:

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ مَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ يُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَ مَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ (یونس:آیۃ31)

ترجمہ:

تم فرماؤ تمہیں کون رزق عطا کرتا ہے آسمان اور زمین سے یا کون مالک ہے کان اور آنکھوں کا اور کون نکالتا ہے زندہ کو مردہ سے اور نکالتا ہے مردہ کو زندہ سے اور کون تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے؟ تو اب کہیں گے کہ اللہ۔ تو تم فرماؤ پھر تم کیوں نہیں ڈرتے۔

اس آیت مبارکہ میں تو اس حقیقت کو بھی واضح کر دیا گیا ہے کہ رزق اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ان شانوں سے ہے جن کا اقرار مشرکین بھی کرتے تھے اور انہیں بھی اس بات کا علم اور یقین تھا اسی لیے تو "مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ"؟ (تمہیں کون رزق عطا کرتا ہے آسمان اور زمین سے) کے جواب میں "فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ" اب کہیں گے کہ اللہ رزق عطا کرتا ہے۔

قال اللہ تعالیٰ:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَ اشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ (البقرۃ:آیۃ172)

ترجمہ:

اے ایمان والو! کھاؤ طیبات سے جو ہم نے تمہیں رزق عطا کیا ہے اور اللہ کا شکر ادا کرو اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو۔

قال اللہ تعالیٰ:

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَ يَقْدِرُ لَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ (العنکبوت:آیۃ62)

ترجمہ:

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے جس کے لیے چاہے رزق کشادہ کرتا ہے اور جس کے لیے چاہے رزق تنگ کرتا ہے۔ بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

اور یہ مضمون آیات کثیرہ میں بیان کیا گیا ہے اختصار کے پیشِ نظر صرف اسی پر اکتفاء کی ہے۔ بحمد اللہ تعالیٰ ان آیاتِ قرآنیہ سے نہ صرف ثابت بلکہ روز روشن کی طرح واضح ہے کہ تمام مخلوقات کو رزق عطا کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ لھذا کونین کو رزق عطا کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ اور مخلوق میں سے کسی کے بارے میں یہ کہنا یا عقیدہ رکھنا کہ: وہ کونین کو رزق عطا کرنے والا ہے اور اگر وہ اپنی عطا روک لے تو کونین کو پھر رزق عطا کون کرے گا؟ یہ اللہ تعالیٰ کے رزاق اور خیر الرازقین ہونے پر ایمان نہ ہونے کا اعلان ہے۔ اور آیات مذکورہ و دیگر آیات کثیرہ کا سراسر انکار اور تکذیب ہے۔

نعوذ باللہ من ذالک۔ اللّٰھم اھدنا الصراط المستقیم۔

درج ذیل شعر کا مفہوم ومعنی اور شرعی حیثیت

رک جائے اگر مادرِ حسنین کی چکی

توکونین کو پھر رزق عطا کون کرے گا؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ و با اللہ التو فیق

یہ امر نہایت اہم ہے کہ کسی بھی کلمہ گو کے کلام کی اگر کوئی صحیح تاویل ہوسکتی ہوتو ضرور کی جائے لیکن اگر کوئی کلمہ گو ضروریاتِ دین اسلام کے خلاف ایسی بے باکی کا مظاہرہ کرے جس میں تاویل کی کوئی گنجائش ہی نہ ہوتو پھر محض لایعنی تاویلات کے ذریعے ضروریاتِ دین کی کھلی مخالفت اور قطعی ظلم عظیم کو عینِ اسلام قرار دینے کی رخصت اسلام میں ہرگز نہیں ہے۔اس شعر کا مفہوم ومعنی بالکل واضح ہے۔

شاعر نے اس شعر کے ذریعے اس عقیدہ کی تبلیغ کی ہے کہ کونین (دو جہانوں) کو رزق عطا کرنے والی ذات حسنین کریمین کی امی جان سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں ان کی چکی چل رہی ہے توکونین کو رزق مل رہا ہے دنیا میں بھی سب کو رزق مل رہا ہے اور ایسے ہی آخرت میں بھی ان کی چکی چلتے رہنے سے جنت میں سب کو رزق ملے گا۔(لہذا ان کی چکی کا چلتے رہنا ضروری ہوا اس لیے کہ بقولِ شاعر)

رک جائے اگر مادرِ حسنین کی چکی   توکونین کو پھر رزق عطا کون کرے گا؟

یہ استفہام انکاری ہے یعنی اگر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی چکی رک جائے تو کونین کو پھر رزق عطا کوئی نہیں کرے گا۔

یا یوں کہو کہ: کونین کو پھر رزق عطا کرنے والا کوئی نہیں ہے۔جیسا کہ سورۂ یٰسین میں ہے: ''مَنۡ یُّحۡیِ الۡعِظَامَ وَ ہِیَ رَمِیۡمٌ'' (یسین: آیۃ 78)

ترجمہ:

اس (یعنی کافر انسان) نے کہا: کون زندہ کرے گا ہڈیوں کو جب کہ وہ بوسیدہ ہو کر گل گئیں؟

تو یہ استفہام انکاری ہے یعنی بوسیدہ گلی ہڈیوں کو زندہ کوئی نہیں کرے گا۔ یہ کافر منکرِ قیامت کا عقیدہ ہے۔

اور سورۂ بقرہ میں ہے:

"مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یَشۡفَعُ عِنۡدَہٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِہٖ" (البقرۃ:آیۃ255)

ترجمہ:

کون ہے جو شفاعت کرے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مگر اس کے اذن کے ساتھ۔

یعنی اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر اس کی بارگاہ میں سفارش کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ تو ان آیات کی طرح اس شعر میں بھی استفہام انکاری ہے۔ شاعر کے عقیدہ کے مطابق جب مادرِ حسنین کریمین حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی چکی رک جانے کی صورت میں کونین کو رزق عطا کرنے والا کوئی نہیں ہے تو اس سے روز روشن کی طرح واضح ہے کہ شاعر کے نزدیک کونین کو رزق عطا کرنے والی ذات صرف حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔

اقول وباللہ التوفیق:

اس شعر کے ذریعے تبلیغ کردہ عقیدہ کے دو جزء ہیں۔

جزءاول:

کونین کو رزق حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا عطا کر رہی ہیں۔ کونین کا معنی ہے دو عالم یعنی دنیا اور آخرت۔ عالم موجودات کو کون کہتے ہیں۔ یعنی دنیا میں کائنات کو جو رزق

مل رہا ہے وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی چکی چلنے سے ہے۔ اور ایسے ہی عالمِ آخرت میں اہل جنت کو بھی حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا رزق عطا کریں گی حتیٰ کہ تمام عالمِ موجودات کو حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارزق عطا کر رہی ہیں۔ اہلِ جنت کو اب بھی جو رزق مل رہا ہے جیسے حضرات انبیاء کرام و مرسلین عظام علیہم الصلوات والتسلیمات اور شہداء کرام وغیرہم رحمہم اللہ تعالیٰ (حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں حدیث شریف میں وارد ہے "فَنَبِيُّ اللهِ حَيٌّ يُرْزَقُ" اللہ تعالیٰ کے نبی زندہ ہیں انہیں رزق عطا کیا جاتا ہے اور حضرات شہداء کرام کے حق میں قرآن کریم میں فرمایا: "بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ" اور ایسے ہی باقی جنتی مخلوقات۔ تو وہ رزق بھی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا انہیں عطا کر رہی ہیں کیونکہ وہ تمام عالمِ موجودات میں داخل ہیں۔ جبکہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں کونین کو رزق عطا کرنے کا عقیدہ رکھنا ضروریاتِ دینِ اسلام کے خلاف ہے اس لیے کہ قرآن وحدیث کی بیسیوں نصوص سے ثابت ہے کہ کائنات کو رزق عطا کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ یہ عقیدہ ضروریاتِ دینِ اسلام سے ہے کہ رزاق صرف اللہ رب العزت جل وعلا کی ذات پاک ہے۔

نیز اگر عالمِ آخرت میں سب کو رزق حضرت فاطمہ زھراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا عطا کریں گی جیسا کہ اس شعر میں اسی عقیدہ کی تبلیغ کی گئی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سوا کونین کو رزق عطا کرنے والا کون ہے؟ تو جنت میں تمام انبیاء کرام اور رسل عظام بھی جلوہ افروز ہوں گے اگر ان کو رزق عطا کرنے والی ذات حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں تو یہ تمام انبیاء کرام و مرسلین عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی افضلیت کا عقیدہ بھی ہے اور یہ بھی ضروریاتِ دین متین کے خلاف ہے۔

اہل جنت کو اللہ تعالیٰ کا بے شمار جنتی نعمتوں کی صورت میں رزق عطا فرمانا قرآن کریم کی بیسیوں آیات میں بیان فرمایا گیا ہے۔اور عنداللہ تعالیٰ مرتبہ ومقام اور عزت وعظمت وشرف اور قرب الٰہی میں باقی تمام انسانوں پر حضرات انبیاء کرام اور مرسلین عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی افضلیت بھی ضروریاتِ دین اسلام سے ہے۔اس لیے کہ منصب نبوت ورسالت مخلوقات کے تمام مناصب سے عنداللہ تعالیٰ اشرف واعلیٰ اور افضل ہے۔اور حضرات انبیاء کرام ورسل عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا رتبہ تمام مخلوقات سے بلند ہے۔

نیز جنت اور اس کی نعمتیں تو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش سے بھی پہلے پیدا کردیں تو حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حق میں مذکورہ عقیدہ ان تمام آیاتِ قرآنیہ کے بھی خلاف ہے جن میں ان امور کو بیان فرمایا گیا ہے۔

عقیدہ مذکورہ کا جزء ثانی:

جو صراحت کے ساتھ شعر میں مذکور ہے۔

رک جائے اگر مادرِ حسنین کی چکی   تو کونین کو پھر رزق عطا کون کرے گا؟

اس شعر میں استفہام انکاری ہے۔یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی چکی رک جانے کی صورت میں کونین کو رزق عطا کوئی نہیں کرے گا

بالفاظ دیگر: پھر کونین کو رزق عطا کرنے والا کوئی نہیں ہے۔تو یہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سوا کونین کو رزق عطا کرنے والے کا مطلقاً انکار اور نفی ہے۔اس عقیدہ میں اللہ تعالیٰ کے رزاق ہونے کا بھی انکار ہے جو درحقیقت وجودِ باری تعالیٰ ہی کا انکار ہے۔یہ عقیدہ ضروریاتِ دین اسلام کے خلاف ہے۔

حاصلِ کلام یہ ہے کہ اس شعر میں جس عقیدہ کی تبلیغ کی گئی ہے اس کے دونوں جزء قطعاً

ویقیناً آیات کثیرہ محکمہ اورضروریاتِ دین متین کے خلاف ہیں۔اور یہ شعر آیات کثیرہ محکمہ اور ضروریاتِ دین متین کے خلاف ہونے کی وجہ سے قطعی ظلم عظیم ہے۔

ازالۂ شبہات

شبہ:

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کونین کو رزق عطا کرنا مجازاً ہے اور اس میں شرعاً کوئی خرابی نہیں ہے نہ کہ حقیقتاً رزق عطا کرنا جواللہ تعالیٰ کی شان ہے۔

الجواب:

اقول وباللہ التوفیق:

یہ دعویٰ کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کونین کورزق عطا کرنے والی ہیں مجازاً مراد ہے نہ کہ حقیقتاً اوراس میں شرعاً کوئی خرابی لازم نہیں آتی، درست نہیں ہے۔

اولاً:

اس لیے کہ اس شعر میں صرف یہی دعویٰ نہیں ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کونین کورزق عطا کرنے والی ہیں بلکہ اس میں یہ دعویٰ ہے کہ :

رک جائے اگر مادرِ حسنین کی چکی — تو کونین کو پھر رزق عطا کون کرے گا؟

یہ استفہام انکاری ہے یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی چکی رک جانے کی صورت میں کونین کو پھر رزق عطا کرنے والا کوئی نہیں ہے۔

تو سوال یہ ہے کہ اگر رزق عطا کرنا مجازاً مراد ہے تو پھر ان کی چکی رک جانے کی صورت میں کونین کورزق عطا کرنے والے کی مطلقاً نفی کیوں کی ہے؟

اگراس شاعر کا غلواورافراط العیاذ باللہ اس حد تک پہنچ چکا ہے کہ اس کے نزدیک کوئی

دوسرا مجازاً رزق عطا کرنے والانہیں ہےتو اللہ رب العزت جو رزاق حقیقی ہے ازلی ابدی اور قدیم ہے وہ تو موجود ہے۔ جبکہ شاعر نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی چکی رک جانے کی صورت میں کونین کو رزق عطا کرنے والے کی مطلقاً نفی کی ہے۔ تو اس پسِ منظر میں عقلاً اور شرعاً کیسے ممکن ہے کہ اس شاعر نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کونین کو رزق عطا کرنے والی ہیں مجازاً کہا ہے حالانکہ وہ تو حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف سے عطاء رک جانے کی صورت میں کونین کو رزق عطاء کرنے والے کی مطلقاً نفی کر کے حقیقتاً رزق عطا کرنے والے کی بھی نفی کر چکا ہے۔ جو ضروریاتِ دین کے خلاف ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

ثانیاً:

مجازی معنی میں بھی سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کونین کو رزق عطا کرنے کا عقیدہ رکھنے کی اسلام میں گنجائش نہیں ہے۔ کیونکہ یہ صرف غلو اور افراط ہی نہیں ہے بلکہ اس عقیدہ میں حضرات انبیاء کرام و مرسلین عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین بھی ہے کہ ان تمام نفوس قدسیہ کو بھی رزق حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عطا کرتی ہیں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سوا ان کو رزق عطا کرنے والا کوئی نہیں ہے کیا یہ حضرات انبیاء کرام و مرسلین عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین نہیں ہے؟

رک جائے اگر مادرِ حسنین کی چکی — تو کونین کو پھر رزق عطا کون کرے گا؟

کونین میں حضرات انبیاء کرام اور رسل عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام بھی شامل ہیں۔ نیز اگر حضرات انبیاء کرام و مرسلین عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام تک اللہ تعالیٰ کا رزق بواسطہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پہنچتا ہے کہ کونین کو رزق عطا کرنے والا ان کے سوا کوئی نہیں ہے۔ تو اس شعر میں بایں طور بھی حضرات انبیاء کرام اور رسل عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین ہے کہ

اردو محاورات میں اعلیٰ مرتبہ والا اپنے سے کم مرتبہ والے کو کوئی چیز دے تو کہتے ہیں اس نے فلاں چیز عطا کی ہے۔ اور اگر ادنیٰ اعلیٰ کو کوئی چیز دے تو کہتے ہیں اس نے فلاں چیز پیش کی ہے۔

مثلاً استاذ شاگرد کو یا پیر مرید کو کوئی کتاب دے تو سنجیدہ لوگ کہیں گے استاذ صاحب نے یا پیر صاحب نے کتاب عطا کی ہے اور اگر شاگرد اپنے استاذ کو یا مرید اپنے پیر کو کوئی کتاب دے تو کہیں گے کہ اس نے اپنے استاذ کو یا پیر کو کتاب پیش کی ہے یہ نہیں کہیں گے کہ اس نے کتاب عطا کی ہے۔

جب اس شعر میں اس عقیدہ کی تبلیغ کی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی کونین کو رزق عطا کرنے والی ہیں تو اردو محاورات کے مطابق اس کا مطلب یہ ہے کہ باقی کونین حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کم مرتبہ ہیں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کونین سے بلند مرتبہ اور اعلیٰ درجہ والی ہیں تبھی تو کونین کو رزق عطا کرنے والی کہا ہے نہ کہ رزق پیش کرنے والی۔

رک جائے اگر مادرِ حسنین کی چکی تو کونین کو پھر رزق عطا کون کرے گا؟

جبکہ حضرات انبیاء کرام اور مرسلین عظام علیہم الصلوٰۃ و السلام بھی کونین میں شامل ہیں۔ لہذا اس شعر کے مطابق حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرات انبیاء کرام اور مرسلین عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے بھی اعلیٰ مرتبہ اور بلند شان والی ہوئیں۔ تو حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کونین سے بلند مرتبہ اور اعلیٰ شان والی جاننا حضرات انبیاء کرام اور رسل عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سراسر توہین اور گستاخی ہے۔

ثالثاً:

اگر یہی مراد ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کونین کورزق عطا کرنے والی ہیں اوران کی عطارک جائے تو کونین کورزق مجازاً عطا کرنے والا کوئی نہیں ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ کونین تک اللہ تعالیٰ کی عطا کے پہنچنے میں سبب اور واسطۂ فیض حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں اور اگر ان کی عطارک جائے یعنی وہ واسطۂ فیض نہ بنیں تو کونین کے لیے اللہ تعالیٰ کی عطا کے وصول میں واسطۂ فیض کوئی نہیں ہے تو قطع نظر اس سے کہ یہ قرآن وحدیث کے خلاف سراسر غلط بیانی ہے اوراس میں توہینِ انبیاء کرام اور مرسلین عظام علیہم الصلاۃ والسلام بھی ہے کہ ان نفوس قدسیہ تک اللہ تعالیٰ کی عطا کے پہنچنے میں سبب اور واسطۂ فیض حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو قرار دیا ہے۔

اس میں حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان رحمۃً للعالمین کا بھی انکار ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ہر چھوٹی بڑی نعمت کے وصول میں واسطۂ فیض حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں نہ کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور نہ ہی وہ کونین کورزق عطا کرنے والی ہیں جبکہ اس شعر میں اس کے برعکس اس عقیدہ کی تبلیغ کی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سوا کونین کورزق عطا کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

شبہ:

قرآن کریم میں ہے ''وَ اللّٰهُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ'' رازقین جمع ہے یعنی مجازاً رزق عطا کرنے والے کثیر ہیں اور اللہ تعالیٰ حقیقتاً رازق ہے اور وہی خیر الرازقین ہے۔ لہذا حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کونین کورزق عطا کرنے والی ہیں۔ یہ کہنا درست ہوا۔

الجواب:

اس دلیل سے اس شعر کی صحت شرعاً ہرگز ثابت نہیں ہوسکتی اس لیے کہ اس شعر میں تو ''وَ اللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ'' کا انکار ہے۔اس لیے کہ اگر دلیل پیش کرنے والے کا مقصود یہ ہے کہ'' وَ اللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ'' سے ثابت ہوا کہ مجازاً رزق دینے والے کونین کورزق عطا کرنے والے ہیں۔پھر تو کونین کورزق عطا کرنے والے بیک وقت بہت افراد ہوئے کیونکہ رازقین تو جمع کا صیغہ ہے۔پھر شاعر کی بات تو غلط ہوگئی اس نے تو یہ دعویٰ کیا ہے کہ:

رک جائے اگر مادرِ حسنین کی چکی ۔۔۔ تو کونین کو پھر رزق عطا کون کرے گا؟

یعنی اگر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنی عطا روک لیں تو کونین کو پھر رزق عطا کرنے والا کوئی نہیں ہے۔نیز شاعر کے اس نظریہ میں'' وَ اللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ'' سا بھی انکار ہے اس لیے کہ اس نے تو ''خیر الرازقین ''یعنی اللہ تعالیٰ کے کونین کو رزق عطا کرنے کی بھی نفی کردی ہے کیونکہ بجز حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے استفہام انکاری کے ساتھ مطلقاً کونین کورزق عطا کرنے والے کی نفی کی ہے۔

اور اگر اس دلیل کے پیش کرنے والے کا مقصود یہ ہے کہ مجازاً عطا کرنے والوں میں سے صرف حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کونین کو رزق عطا کرنے والی ہیں تو یہ بات بھی بداھۃً باطل اور مردود ہے کوئی انسان صاحبِ فہمِ سلیم اسے درست تسلیم نہیں کرسکتا مجازاً عطا کرنے والے کونین کورزق عطا کرنے والے نہیں ہیں۔

البتہ محدود افراد تک رزق پہنچنے میں سبب ہیں اور وہ بھی اللہ تعالیٰ کے عطا کیے ہوئے رزق سے۔کونین کے لیے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے پہنچنے میں سبب اور واسطۂ فیض صرف حضور سیدالمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پاک ہے جو رحمۃً للعالمین ہیں۔حقیقتاً عطا فرمانے والا، رزاق

اللہ تعالیٰ ہی ہے وہی کونین کو رزق عطا کرنے والا ہے اور وہی خیر الرازقین ہے، و للہ الحمد۔

اللہ تعالیٰ خیر الرازقین اس لیے بھی ہے کہ وہ خالقِ رزق اور معطیِ رزق اور مسبب رزق ہے جبکہ دوسرے رزق پہنچنے میں صرف اسباب ہیں۔ جب خالقِ رزق اور معطیِ رزق (رزق عطا کرنے والا) اور مسببِ رزق صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے تو " وَ اللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ " سے بھی ثابت ہوا کونین کو رزق عطا کرنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ لیکن کچھ لوگوں کی الٹی منطق ہے کہ انہیں " وَ اللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ " سے یہ سمجھ آرہا ہے کہ صرف حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کونین کو رزق عطا کرنے والی ہیں اور اگر وہ اپنی عطا روک لیں تو کونین کو پھر رزق عطا کون کرے گا؟ اس عقیدہ کے شرعاً درست ہونے پر " وَ اللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ " سے استدلال کر رہے ہیں۔

نعوذ باللہ من سوء الفہم و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

اور شاعر کو توبہ اور قبولِ حق کی دعوت دینے اور اسے اور دوسرے اہلِ اسلام کو بدعقیدگی اور گمراہی سے بچانے کی سعی کرنے کی بجائے اس شعر کو قرآن و حدیث کے عین مطابق قرار دینا اسلام اور اہل اسلام پر ظلم عظیم ہے۔ کیا حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اللہ تعالیٰ کے امر سے پتھر پر عصا مارنے سے بارہ چشمے جاری ہو جانا اور اس پتھر سے لاکھوں افراد کو پانی مل جانا حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کونین کو رزق عطا کرنے اور ان کے سوا کونین کو رزق عطا کرنے والا کوئی نہ ہونے کی دلیل ہے؟

کیا پتھر کا ٹکڑا کونین کو رزق عطا کرنے والا بن گیا تھا؟ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ٹکڑا کونین کو رزق عطا کرنے والا کیوں نہیں بن سکتا؟ کیسی تحقیق اور کیسے دلائل ہیں؟

کیا قطب کونین کو رزق عطا کرتا ہے اور اس کے سوا کونین کو رزق عطا کرنے والا کوئی

نہیں ہے؟ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

کیا بعض اسلاف کرام کے اشعار کا یہی مطلب ہے جو کچھ لوگ بتا رہے ہیں؟ نعوذ باللہ من سوء الفہم۔

نفسِ مسئلہ پر بھی تو انہیں بزرگوں کا شعر ہے۔

رب ہے معطی یہ ہیں قاسم　　　رزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں

صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم۔

اس میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی قاسمِ رزق قرار دیا ہے اور معطیِ رزق (رزق عطا کرنے والا) اللہ تعالیٰ ہی کو تسلیم کیا ہے جبکہ اس کے برعکس :

رک جائے اگر مادرِ حسنین کی چکی　　　تو کونین کو پھر رزق عطا کون کرے گا؟

اللہ تعالیٰ کے معطیِ رزق ہونے کا انکار اور نفی ہے۔ اور یہ شان حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے ثابت کی ہے۔

اس شعر کو اسلام کے عین مطابق قرار دینے والوں سے سوال:

کیا یہ اہلِ اسلام کے ساتھ ہمدردی کا مظاہرہ ہو رہا ہے؟

کیا یہ اہلِ اسلام کے ایمان اور عقیدۂ سنیت کی حفاظت کا اہتمام ہے؟

کیا یہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے تقاضے پورے کیے جا رہے ہیں؟

شاعر اور اس شعر کو اسلام کے عین مطابق قرار دینے والے لوگ فوری توبہ کریں ورنہ اللہ تعالیٰ کے حضور جواب دہی کے لیے تیار رہیں۔ اور اس شعر کو شرعا جائز اور درست کہنے والے تمام لوگوں کو ہماری طرف سے دعوتِ عام ہے کہ وہ اپنے دلائل تحریری صورت میں منظرِ عام پر لائیں تاکہ ان کی حقیقت واضح ہو جائے۔ اور یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے وہ قلم پیدا ہی نہیں کیا جو

اس شعر کا شرعاً جائز اور حقیقتِ واقعیہ ہونا ثابت کرسکے۔ واللہ تعالیٰ و رسولہ اعلم۔

وما علینا الاالبلاغ المبین ۔ان ارید الا الاصلاح مااستطعت وما توفیقی الا باللہ۔علیہ توکلت و الیہ انیب۔والحمد للہ رب العالمین و الصلاۃ والسلام علی رسولہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

حررہ نذیر احمد السیالوی عفی اللہ تعالیٰ عنہ

1،رجب1443ھ-موافق23/01/2023ء